قافلۂ شوق

ازجناب روشؔ صدیقی

وہ سادگیٔ ناز وہ معصوم نگاہی / اعجاز ہے منجملۂ آیاتِ الٰہی
کیا جرمِ محبت سے بھی انکار ہے تجھکو / معلوم ہے اے دل تری ناکردہ گناہی
وہ خود بھی تو ہیں قافلۂ شوق میں شامل / تنہا تو نہیں قافلۂ شوق کا راہی
کچھ میری خموشی بھی تھی غمازِ محبت / اس پر ترے اندازِ تغافل کی گواہی
تعمیرِ محبت کو یہ آغاز مبارک / ہر عالمِ محسوس ہے بیتابِ تباہی
ہیں حسنِ سراپا مری شبہائے تصور / ان سے بھی حسیں ہے تری زلفوں کی سیاہی
خاکِ درِ محبوب سے نسبت ہے روشؔ کو / چھو جائے نہ قدموں سے کہیں افسرِ شاہی

غزل

ازجناب سید علی حسنین صاحب زیباؔ ایم۔اے

وہ دل جو کیفِ حسن و عشق کا حامل نہیں ہوتا / وہ چاہے اور جو کچھ بھی ہو لیکن دل نہیں ہوتا
طریقِ عشق میں گم گشتگی ہے رہنما شاید / بھٹکنے پر بھی میں آوارۂ منزل نہیں ہوتا
میں خود اک دامنِ گرداب اک آغوشِ طوفاں ہوں / میں خود اک سیل ہوں آسودۂ ساحل نہیں ہوتا
قسم پروانۂ آتش بجاں کی کھل کے کہتا ہوں / جمالِ شمع وجہِ گرمیٔ محفل نہیں ہوتا
معاذ اللہ یہ حق اور اہلِ حق کے ہنگامے / بایں شورش کبھی ہنگامۂ باطل نہیں ہوتا
نہیں کچھ اور گر تسکینِ مایوسی تو ہے زیباؔ / غمِ امید ہی امید کا حاصل نہیں ہوتا